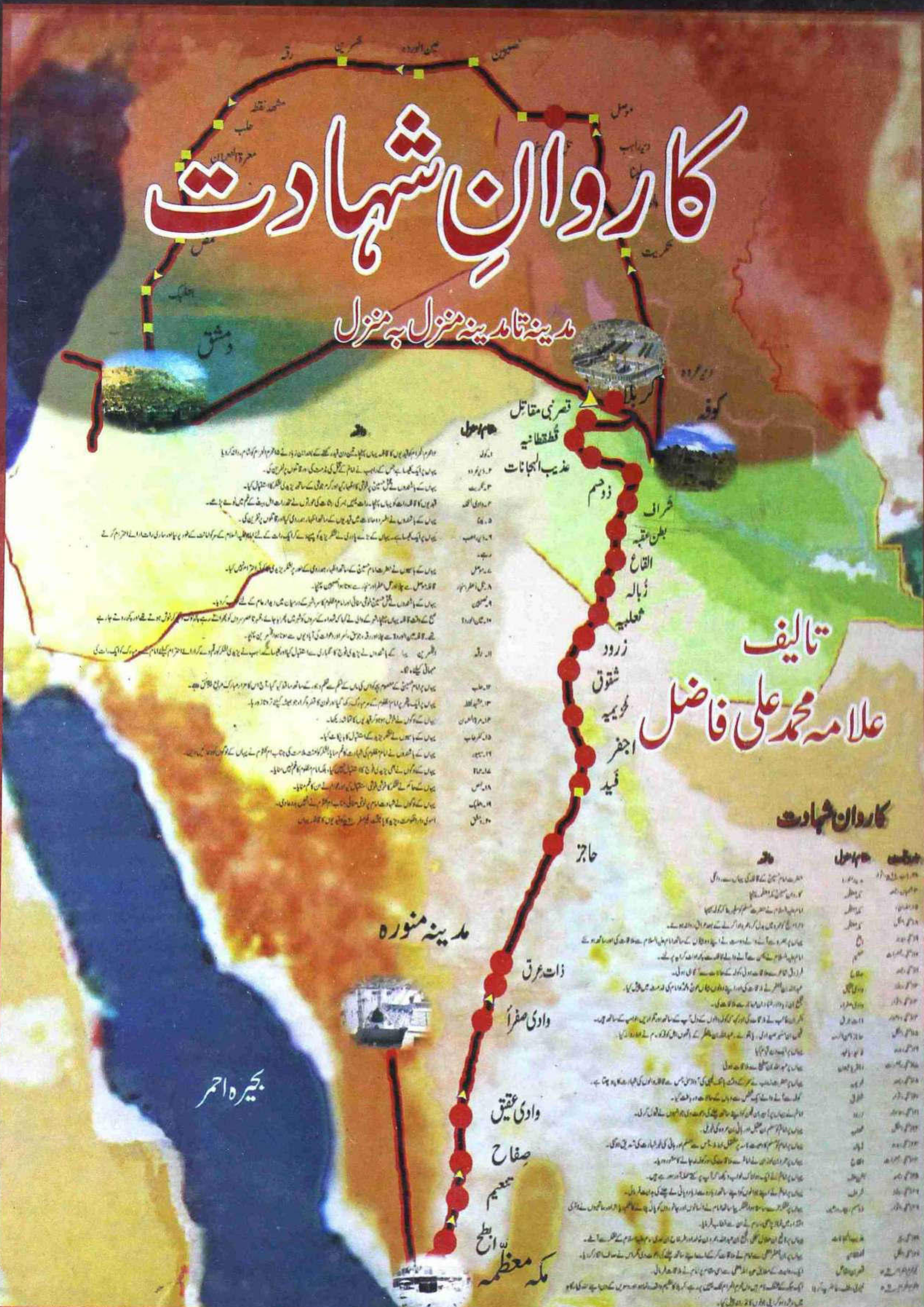

کاروانِ شہادت
مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل
تالیف
علامہ محمد علی فاضل
کاروان شہادت
دمشق
کربلا
کوفہ
قصر بنی مقاتل
قطقطانیہ
عذیب الہجانات
ذوحسم
شراف
بطن عقبہ
القاع
زبالہ
ثعلبیہ
زرود
شقوق
خزیمیہ
اجفر
فید
حاجز
مدینہ منورہ
ذات عرق
وادی صفرا
وادی عقیق
صفاح
تنعیم
ابطح
مکہ معظمہ
بحیرہ احمر

قال سیّد الشّهدآء ابوعبد الله الحسين عليه السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّةِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینه تا مدینه، منزل به منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبہ الہادی

جامعۃ الکوثر ۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر **اسلام آباد**

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)

راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2

اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: 350/- روپے

ہوں گے اور وہ اپنے خون کے آخری قطرے تک آپ کا دفاع کریں گے''۔

(کامل بن اثیر جلد ۴ ص ۵۰) میں ہے کہ امامؑ نے یہ سن کر فرمایا:

''خدا تمہیں اور تمہارے قبیلے کو جزائے خیر دے، میں نے اور اس گروہ یعنی حر کے لشکر نے یہ معاہدہ کیا ہے جس سے نہیں پھر سکتے، اور خدا جانے کہ ان کا اور ہمارا انجام کیا ہو؟

(نفس المہموم ص ۱۹۵ میں ہے کہ) جب طرماح نے دیکھا کہ امام علیہ السلام اپنے عہد پر مضبوطی سے قائم ہیں تو انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: ''خدا آپ کو جن وانس کے شر سے محفوظ رکھے، چونکہ میں نے اپنے اہل وعیال کے پاس کھانے پینے کا سامان پہنچانا ہے، لہٰذا اجازت عطا فرمائیں کہ جلدی سے یہ سامان ان تک پہنچا کر آپ کی خدمت میں واپس آجاؤں، اگر میں خدمت میں پہنچ گیا تو آپ کی ضرور مدد کروں گا''

امامؑ نے فرمایا:

''اگر تمہارا میری امداد کا ارادہ ہے تو پھر جلدی جاؤ، خدا تمہیں مغفرت فرمائے''۔

طرماح کہتے ہیں کہ میں نے سمجھ لیا ہے کہ امام علیہ السلام کو میری مدد کی ضرورت ہے، لہٰذا میں اپنے اہل وعیال کے پاس جلدی سے گیا اور ان کے امور کو مرتب کرنے کی وصیت کی اور جلدی سے واپس لوٹنے لگا، انہوں نے میری اس جلدی کا سبب دریافت کیا تو میں نے اپنا سارا مدعا بیان کر دیا، اور ''بنی ثعل'' کے راستے سے امامؑ کی طرف لوٹ آیا، جب ''عذیب الہجانات'' پر پہنچا تو وہاں پر مجھے ''سماعہ بن بدر'' ملا جس نے مجھے بتایا کہ امامؑ تو کربلا میں شہید کر دیئے گئے ہیں یہ سن کر میں واپس آ گیا۔

۲۲۔ قُطقُطانیہ
(منگل، ۲۹/ذی الحجہ ۶۰ھ)

(معجم البلدان جلد ۴ ص ۳۷۴ میں ہے کہ) ''قُطقُطانیہ'' کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے، یہاں سے ''رُہیمہ'' کا فاصلہ بیس میل سے کچھ زیادہ ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کا یہ الٰہی کاروان عذیب الہجانات سے چلا اور ۲۹/ذی الحجہ بروز منگل یہاں پر پہنچا، حر بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں کہ یہاں پر آپ کی ملاقات عبداللہ بن حر جعفی سے ہوئی لیکن مشہور قول یہ ہے کہ یہ ملاقات اگلی منزل یعنی قصر بنی مقاتل میں ہوئی جس کی تفصیل آگے چل کر بیان ہوگی۔

۲۳۔ قصر بنی مُقاتل

(بدھ، یکم محرم الحرام ۶۱ھ)

(معجم البلدان جلد ۴ ص ۳۶۴) میں درج ہے کہ ''قصرِ بنی مقاتل'' منسوب ہے ''مقاتل بن حسان بن ثعلبہ'' کی طرف، یہ ''عین التمر'' اور قطقطانیہ کے درمیان واقع ہے، عیسی بن عبداللہ نے ایک مرتبہ اسے مسمار کر کے دوبارہ تعمیر کیا۔

عبداللہ بن حر جُعفی کا ماجرا:

(وسیلۃ الدارین ص ٦٧ ،تاریخ طبری جلد ۷ ص ۱۶۸، جمہرہ بن حزم ص ۳۸۵) میں ہے کہ، کاروانِ عزم واستقلال قطقطانیہ سے چل کر یکم محرم الحرام بروز بدھ یہاں پہنچا اور یہاں پر آ کر امام علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک خیمہ نصب ہے جس کے ساتھ گھوڑا بندھا ہوا ہے اور نیزہ زمین میں گڑا ہوا ہے، آپ نے سوال فرمایا کہ: ''یہ کس کا خیمہ ہے؟'' بتایا گیا ''یہ عبیداللہ بن حر جعفی'' کا ہے۔

یادرہے کہ یہی عبیداللہ بن حر جُعفی عثمانی شیعہ تھا، جنگ صفین میں شامی لشکر میں رہ کر حضرت امیر علیہ السلام کے خلاف لڑتا رہا، مولائے کائنات امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شہادت کے بعد کوفہ میں سکونت پذیر ہو گیا تھا۔

تاریخ میں اس شخص کی غارتگری اور رہزنی کی داستانیں عام منقول ہیں۔

بہرحال (انساب الاشراف، طبری، تاریخ ابن اثیر منقول از خوارزمی، الاخبار الطوال، امالی صدوق، مقتل الحسین مقرم کے مطابق) امام عالیمقامؑ نے جناب حجاج بن مسروق کو اپنا قاصد بنا کر اسی عبیداللہ کی طرف بھیجا تاکہ وہ اسے امامؑ کی نصرت کی دعوت دیں، جب حجاج اس کے پاس پہنچے تو اس نے پوچھا: ''کیا پیغام لائے ہو؟ حجاج نے کہا: ''ایک ہدیہ اور کرامت آپ کے پاس لایا ہوں، اگر قبول کریں تو!'' یہ حسین بن علی علیہ السلام ہیں جنھوں نے آپ کو اپنی نصرت کی طرف بلایا ہے، اگر آپ ان کی مدد کریں گے تو آپ کو اس کا اجر وثواب ملے گا، اور اگر ان کی رکاب میں مارے جائیں گے تو درجہ شہادت پر فائز ہوں گے''

عبیداللہ نے کہا: خدا کی قسم، جب میں کوفہ سے باہر آ رہا تھا تو دیکھا کہ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد حسینؑ کے ساتھ جنگ کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہے اور خود حسینؑ کے ساتھی بھی ان کا ساتھ چھوڑ چکے ہیں، میں نے سمجھ لیا کہ وہ شہید ہو جائیں گے اور چونکہ میں ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتا، لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ میں انہیں دیکھوں یا وہ مجھے دیکھیں۔''

حجاج بن مسروق نے واپس آ کر عبیداللہ بن حر کا جواب امام کی خدمت اقدس میں پہنچایا، یہ سن کر امام فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے اصحاب و اہل بیتؑ کے چند افراد کے ساتھ خیمہ عبیداللہ جعفی کی طرف چل پڑے، جب اس کے پاس پہنچے تو اس نے امام کو خوش آمدید کہا، بیٹھنے کیلئے صدرِ مجلس میں جگہ دی۔

اس ملاقات کا حال خود عبیداللہ کی زبانی سنئے، عبیداللہ کا کہنا ہے کہ:

''جب میری نگاہ آپ پر پڑی تو مجھے یوں معلوم ہوا کہ میں نے پوری زندگی میں ان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا، پُرکشش اور بارعب شخصیت کے مالک تھے، لیکن انہیں دیکھتے ہی جتنا رقت میرے دل میں ان کیلئے پیدا ہوئی اتنا کسی اور کیلئے پوری زندگی نہیں ہوئی، ان کو دیکھ کر میرا دل بہت دکھی ہوا، میں اس منظر کو کبھی نہیں بھلا سکتا جب آپ چل کر میری طرف آ رہے تھے اور انہیں چاروں طرف بچوں نے پروانہ وار گھیرا ہوا تھا''۔

جب میں نے آپ کے چہرہ کی طرف نگاہ کی تو دیکھا کہ ریشِ مبارک کے بال گہرے سیاہ تھے، میں نے پوچھا:

''جناب! بالوں کا رنگ قدرتی طور پر سیاہ ہے یا خضاب کیا ہوا ہے؟''

امامؑ نے فرمایا: ''فرزند حر مجھے جلدی بڑھاپا آ گیا ہے''

جس سے میں نے سمجھ لیا کہ آپ خضاب کئے ہوئے ہیں۔

بہرحال ابتدائی خیر مقدمی کلمات کے بعد امام نے خداوند عالم کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا:

''یَا ابْنَ حُر! اِنَّ اَهْلَ مِصْرِکُمْ کَتَبُوْا اِلَیَّ اِنَّهُمْ مُجْتَمِعُوْنَ عَلٰی نُصْرَتِی ، وَسَأَلُوْنِی الْقُدُوْمَ عَلَیْهِمْ ، وَلَیْسَ الْاَمْرُ عَلٰی مَا زَعَمُوْا ، وَاِنَّ عَلَیْکَ ذُنُوْبًا کَثِیْراً فَهَلْ لَکَ مِنْ تَوْبَةٍ تَمْحُوْ بِهَا ذُنُوْبَکَ ؟......''

اے فرزند حر! تمہارے شہر کوفہ کے لوگوں نے مجھے خط لکھے ہیں کہ وہ سب میری نصرت کیلئے یکجا ہو چکے ہیں اور مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں ان کے پاس آ جاؤں، لیکن حقیقت حال اس کے برعکس ہے جو انہوں نے کہا تھا، اور اے عبیداللہ! تم نے اپنی زندگی میں بہت گناہ کئے ہیں، آیا اب چاہتے ہو

کہ توبہ کر کے اپنے گناہوں کو مٹا دو؟......

عبید اللہ نے عرض کیا کہ: "فرزند رسول! توبہ کیسے کروں؟" امامؑ نے فرمایا:

"تَنْصُرُ ابْنَ بِنْتِ نَبِیِّکَ وَتُقَاتِلُ مَعَهُ" اپنے پیغمبرؐ کے نواسے کی نصرت اور ان کے ساتھ مل کر جنگ کر کے......"

یہ سن کر عبید اللہ نے کہا:

"خدا کی قسم! میں جانتا ہوں جو شخص آپ کے فرمان پر عمل کرے گا وہ ابدی سعادتوں سے ہمکنار ہوگا، لیکن میں نہیں سمجھتا کہ میری نصرت و مدد آپ کو کوئی فائدہ پہنچا سکے گی، کیوں کہ میں نے کوفہ میں دیکھا کہ ایک بھی شخص آپ کی مدد کیلئے تیار نہیں ہے، لہٰذا آپ کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آپ مجھے اس بارے میں معاف فرمائیں، اس لئے کہ میں موت سے سخت گریزاں ہوں"

عبید اللہ نے کہا:

"ہاں البتہ "ملحقہ" نامی اپنا یہ گھوڑا آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، یہ ایسا گھوڑا ہے کہ اب تک اس پر سوار ہو کر جس بھی دشمن کا پیچھا کیا ہے اسے جا لیا ہے، اور جس دشمن نے بھی میرا تعاقب کیا ہے، اس گھوڑے پر سوار ہو کر میں نے اسے اپنے تک ملنے نہیں دیا، میرا یہ گھوڑا آپ کا ہوا، آپ اسے لے لیجئے"

امامؑ نے یہ سن کر فرمایا:

"......اَمَّا اِذَا رَغِبْتَ بِنَفْسِکَ عَنَّا ، فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِیْ فَرَسِکَ وَلَا فِیْکَ"

اب اگر تم ہم سے منہ پھیر چکے ہو، تو پھر ہمیں بھی نہ تمہارے گھوڑے کی ضرورت ہے اور نہ ہی خود تمہاری

"وَمَا کُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا"

میں گمراہوں کو اپنا دست و بازو بنانے کیلئے تیار نہیں ہوں۔

"وَاِنِّیْ اَنْصَحُکَ کَمَا نَصَحْتَنِیْ ، اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا تَسْمَعَ صُرَاخَنَا وَلَا تَشْهَدَ وَقْعَتَنَا فَافْعَلْ"

البتہ میں بھی تمہیں اسی طرح نصیحت کرتا ہوں، جس طرح تم نے میرے ساتھ خیر خواہی کی ہے، یہ کہ

اگر تم کر سکتے ہو کہ ایسی جگہ پہنچ جاؤ جہاں پر میری صدائے استغاثہ تمہارے کانوں تک نہ پہنچ سکے، اور نہ ہی تم ہماری جنگ کا مشاہدہ کر سکو تو ایسا ہی کرو، کیونکہ خدا کی قسم، اگر کوئی شخص ہماری صدائے استغاثہ کو سنے اور ہماری مدد کو نہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا''۔

مگر افسوس کہ عبید اللہ بن حر جعفی نے امام مظلوم کی نصیحت آمیز باتوں سے کوئی نصیحت حاصل نہیں کی اور آپ کی نصرت کیلئے حامی نہیں بھری، لیکن بعد میں مرتے دم تک اپنے اس کردار پر افسوس کرتا رہا اور امامؑ کی معیت میں شہادت کے عظیم مرتبہ سے محرومی پر حسرت وندامت اور پشیمانی کے آنسو بہاتا رہا اور اس کا اظہار اس نے اشعار کی صورت میں کچھ یوں کیا ہے:

فَیَا لَکِ حَسْرَۃً مَّا دُمْتُ حَیًّا ۔۔۔ تُـرَدِّدُ بَیْـنَ صَـدْرِی وَالتَّـرَاقِـیْ
حُسَیْنٌ حِینَ یَـطْلُبُ نَصْرَ مِثْلِیْ ۔۔۔ عَـلٰـی اَهْـلِ الْـعَـدَاوَةِ وَالشِّقَـاقِ
حُسَیْنٌ حَیْثُ یَطْلُبُ بَذْلَ نَصْرِی ۔۔۔ عَـلٰـی اَهْـلِ الـضَّلَالَـةِ وَالـنِّفَـاقِ
لَـوْ اَنِّـیْ اُوَاسِیْـهِ بِـنَـفْـسِـیْ ۔۔۔ لَـنِـلْـتُ کَـرَامَةَ یَوْمِ التَّلَاقِ

آہ! سخت افسوس اور حسرت جب تک میں زندہ رہوں گا، میرے سینے اور گلے کے درمیان مجھے بے قرار کرتی رہے گی۔

جس وقت کہ حسینؑ مجھ سے اپنے ظالم دشمنوں کے خلاف مدد طلب کر رہے تھے۔

جس وقت کہ حسینؑ گمراہ اور منافق دشمن سے لڑنے کیلئے مجھ سے امداد کا تقاضا کر رہے تھے۔

اے کاش کہ میں اس دن دل و جان سے امامؑ کے ساتھ ہمدردی کا عملی مظاہرہ کرتا تو بروز قیامت مجھے عظیم شرف عطا ہوتا۔

عمرو بن قیس کو جواب:

(ثواب الاعمال وعقاب الاعمال شیخ صدوقؒ ص ۳۰۹، ۳۰۸، رجال کشی ص ۴۷) کے مطابق، عمرو بن قیس مشرقی کہتا ہے کہ اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ ابھی ''قصر بنی مقاتل'' ہی میں تھے، امامؑ کو سلام کیا، میرے چچازاد بھائی نے امام سے پوچھا:

''آپ کی ریش اقدس کا رنگ اس قدر سیاہ ہے، آیا قدرتی ہے یا خضاب کیا ہوا ہے؟''

امامؑ نے فرمایا:

"خضاب ہے، ہم بنی ہاشم کے بال جلد سفید ہو جاتے ہیں، اسی لئے خضاب کیا ہوا ہے"

پھر آپ نے پوچھا:

"آیا تم لوگ میری مدد کیلئے آئے ہو؟"

میں نے عرض کیا:

"نہ، بلکہ ہم چونکہ کثیر الاولاد اور بڑے کنبے کے سربراہ ہیں اور لوگوں کا بہت سا مال بھی ہمارے پاس بطور امانت ہے، اور معلوم نہیں کہ آپ کا انجام کار کیا ہو؟ میں اچھا نہیں سمجھتا کہ لوگوں کی امانتیں ضائع ہو جائیں"

اسی طرح میرے چچازاد بھائی نے بھی یہی جواب دیا،

یہ سن کر امام عالی مقامؑ نے فرمایا:

"اِنطَلِقَا فَلا تَسمَعَالِیُ وَاعِیَۃً وَّلا تَرَیَا لِیُ سَوَادًا، فَاِنَّہُ مَنُ سَمِعَ وَاعِیَتَنَا اَوُ رَأَی سَوَادَنَا فَلَمُ یُجِبُنَا اَوُ یُغِثُنَا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَن یُّکِبَّہُ عَلیٰ مِنُخَرِیُہِ فِی النَّارِ" پس اگر ایسی بات ہے تو تم لوگ یہاں دور چلے جاؤ، تاکہ میری آواز تمہارے کانوں تک نہ پہنچ سکے، کیوں کہ جو شخص ہماری آواز کو سنے گا اور ہماری نصرت کو نہیں پہنچے گا تو خداوند عالم اسے منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا"۔



مسير حركت امام حسين(ع)